"الکافی"، کتاب الصیام کی روایات کا ایک جائزہ

A Review of *Al-Siyam* Chapter's Narrations of *"Al-Kafi"*

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Ali Raza Yousaf
Ph.D., Scholar; Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad.
Email:alirazayousaf129@gmail.com
Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari
Associate Professor; Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad.
Email:sagbukhari@numl.edu.pk

Abstract: Fasting is a form of worship that has many benefits and rewards. Fasting is considered a pillar of Islam. Of course, there are significant guidelines in the hadiths on the subject of fasting. This article examines the exegetical narrations from the book "*Al-Kafi*" by Imam Muhammad ibn Ya'qub al-Kalini, a great muhaddith of the Islamic world. While the study of these hadiths clarifies the Qur'anic verses related to fasting, it also highlights the importance of fasting.

Keywords: Imam Muhammad ibn Yaqub al- Kulayni, Al Kafi, Kitab Al-Siyam

خلاصہ

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بہت زیادہ فوائد اور ثواب ہے۔ روزہ، اسلام کا ستون شمار ہوتا ہے۔ یقینا روزہ کے موضوع پر احادیث میں قابل توجہ مطالب بیان ہوئے ہیں۔ اس مقالہ میں عالمِ اسلام کے ایک عظیم محدث، امام محمد بن یعقوب الکلینیؒ کی کتاب "الکافی" سے کتاب الصیام کے ذیل میں نقل شدہ تفسیری روایات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ بطور کلی، کتاب الصیام میں 83 ابواب کے ضمن میں 453 احادیث نقل ہوئی ہیں۔ اِن احادیث کے مطالعہ سے جہاں روزہ سے مربوط قرآنی آیات کی تفسیر واضح ہو جاتی ہے، وہاں روزہ کی اہمیت بھی اجاگر ہو جاتی ہے۔

کلیدی الفاظ: امام محمد بن یعقوب الکلینی، الکافی، کتاب الصیام۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی ایک نظر میں

شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینیؒ "کلین" کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ میں آپ کے خالو علان بھی شامل ہیں۔[1] آپ اپنے وقت میں شہر "رے" کے شیخ الشیعۃ سمجھے جاتے تھے۔ بعد میں آپؒ نے بغداد میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے درب السلسلۃ میں باب کوفہ کے پاس نزول اجلال فرمایا اور یہاں 237ھ تک حدیث کا درس دیتے رہے۔ آپ کے حلقہ درس میں بڑے بڑے علماء شرکت کرتے تھے جو دور دراز سے طلب علم کی غرض سے سفر کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ شیخ کلینیؒ ایک وسیع النظر عالم، ثقہ، محدث، عادل، سدید القول تھے۔ آپ کا مقام اوباء، علماء، فقہاء اور محدثین میں بہت بلند ہے، آپ کا شمار اکابر زھاد و عباد میں ہوتا ہے۔

آپ سن وفات کے بارے میں اہل علم نے مختلف آراء کو بیان کیا ہے۔ بعض نے سن وفات 328 کہا اور بعض نے 329ھ کہا ہے۔ نجاشیؒ کہتے ہیں: آپ کی وفات بغداد میں سن 329ھ میں ہوئی۔ شیخ طوسیؒ نے پہلے تو وفات کا سن 328ھ لکھاہے۔ لیکن بعد میں النجاشی کے قول ہی کی تائید کی ہے۔ علامہ محسن الامین سے منقول ہے کہ آپ نے بغداد میں وفات پائی اور 328ھ میں باب کوفہ میں دفن ہوئے۔ بہر صورت، اکثر اہل علم نے آپ کا سن وفات 329ھ ذکر کیا ہے۔[2]

شیخ کلینیؒ کے اساتذہ اور تلامذہ

ثقۃ الاسلام امام کلینیؒ نے شہر رے، قم، کوفہ اور بہت سے علاقوں کے علماء کرام، فقہاء کرام اور محدثین سے ملاقاتیں کیں اور ان سے علم و فیض حاصل کیا ہے۔ کتب تراجم و رجال میں چالیس سے زیادہ فقہاء کرام اور محدثین کے نام ملتے ہیں جن سے آپ نے علم حاصل کیا۔ تاہم احمد بن ادریسؒ، احمد بن عبداللہ بن امیہؒ، احمد بن عاصم الکوفیؒ اور اسحاق بن یعقوبؒ کا شمار آپ کے معروف اساتذہ میں سے ہوتا ہے۔ دوسری جانب چوتھی صدی ہجری کے ممتاز علماء کرام آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کے شاگردوں میں احمد بن ابراہیمؒ، احمد بن علی الکوفیؒ، احمد بن محمد الکوفیؒ، ابو عبداللہ محمد بن احمدؒ وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔[3]

شیخ الکلینیؒ کی تالیفات

آپ کی تالیفات میں جن کتابوں کے نام ملتے ہیں وہ یہ ہیں: الکافی (فی الاصول و الفروع)، کتاب الرجال ،تفسیر الرؤیا،کتاب الرد علی القرامطه، کتاب الرسائل، کتاب رسائل الائمة علیهم الاسلام، کتاب ما قیل فی الائمة علیهم السلام من الشعر.[4] یوں تو آپ کی تمام تالیفات علماء کرام میں قدرو

منزلت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہیں، لیکن جس کتاب نے آپ کو ہمیشہ کے لیے زندہ کردیا ہے وہ "کتاب الکافی" ہے۔ آپ نے امام مہدی علیہ السلام کے سفیروں، نوّاب اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے احادیث کا اخراج بھی کیا اور انہیں سفیروں کے زمانے میں اپنی یہ کتاب مکمل کی۔

الکافی کا تعارف

الکافی امام محمد بن یعقوب الکلینیؒ کی کتاب ہے جو آپ نے بیس سال محنت کرکے تالیف کی۔ اس کتاب کو شروع میں "الکلینی" کہا جاتا تھا لیکن بعد میں اسے "الکافی" کہا جانے لگا۔[5] "الکافی" کو شیخ کلینیؒ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصہ کو "الاصول" کہا جاتا ہے اور دوسرے حصے کو "الفروع" کہا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک الکافی کے تین حصے ہیں:

1) اصول الکافی
2) فروع الکافی
3) روضۃ الکافی۔

اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ ان الفاظ سے لگایئے جو خود شیخ الکلینیؒ نے لکھے ہیں: "انّک تحب ان یکون عندک کتاب کاف، یجمع من جمیع فنون علم الدین ما یکتفی به المتعلم و یرجع الیه المسترشد و یاخذ منه من یرید علم الدین و العمل به بالآثار الصحیحة عن الصادقین علیهما السلام۔"[6]

یعنی: "آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک کافی کتاب ہو جس میں علم دین کے تمام فنون جمع ہوں جو متعلّم کو بھی کفایت کرئے اور ہدایت کا طالب بھی اس کی طرف رجوع کرئے اور جو علم دین حاصل کرنا چاہے وہ اس سے اخذ کرئے اور صادقینؑ کے آثار صحیحہ پر اس کے ذریعہ عمل کیا جائے۔"

موضوع مقالہ پر سابقہ کام، بنیادی سوالات اور روشِ تحقیق

جس موضوع پر یہ مقالہ پیش کیا جارہا ہے، اس پر اس سے پہلے اِسی مجلے میں ایک علمی مقالہ بعنوان "اصول کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول تفسیری روایات" از سید حسنین عباس گردیزی چھپ چکا ہے۔ اس مقالہ میں الکافی کا پہلا حصہ "الاصول" جیسے اصول کافی کہا جاتا ہے، کی عقائد سے متعلق تفسیری روایات کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور ان تفسیری روایات کو جمع کیا گیا ہے جو کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہیں۔ جہاں تک پیش نظر مقالہ کا تعلق ہے تو اس میں تحقیق کی روش اور اسلوب علمی اور بیانیہ ہے۔ اس مقالہ میں احادیث الکافی کتاب الصیام سے لی گئی ہیں۔ مقالہ میں جن بنیادی سوالات کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

1. روزے کالغوی واصطلاحی معنی کیا ہے؟
2. امام محمد بن یعقوب الکلینیؒ نے کتاب الکافی میں کتاب الصیام میں کتنے ابواب قائم کیے اور کتنی احادیث نقل کی ہیں؟
3. الکافی کتاب الصیام میں روزہ کی فرضیت وفضیلت سے متعلق کون سی احادیث نقل ہوئی ہیں؟
4. الکافی کتاب الصیام میں کن قرآنی آیات کے ذیل میں کون کون سی تفسیری روایات نقل ہوئی ہیں؟

الکافی، کتاب الصیام کے ابواب اور احادیث

الکافی کے دوسرے حصے (فروع کافی) میں کتاب الصیام کی کتاب موجود ہے۔اس کتاب میں 83 ابواب ہیں۔ پہلے باب کا نام"بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ وَالصَّائِمِ" ہےاورآخری باب کا نام"بَابُ النَّوَادِرِ" ہے۔کتاب الصیام حدیث نمبر6252 سے6705تک ہے۔ اس کتاب میں مجموعی طورپر امام محمد بن یعقوب الکلینیؒ نے 453 احادیث کو نقل کیا ہے۔

روزہ کا لغوی مفہوم

روزہ کے لئے عربی میں صوم کالفظ مستعمل ہے، لفظ صیام باب صام یصوم (نصر) سے مصدر ہے، اس کا معنی "روزہ رکھنا اور رک جانا (یعنی کھانے،پینے، بولنے، جماع کرنے یا چلنے سے رک جاناسب اس میں شامل ہیں۔)"[7]

روزہ کی شرعی تعریف

مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص ایام میں، مخصوص اشیاء (یعنی کھانے،پینے، فسق وفجورکے ارتکاب اوردن میں جماع کرنے) سے رک جانا،روزہ کہلاتا ہے۔[8]

روزہ سے متعلق الکافی کی تفسیری احادیث

1. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (183:2)

ترجمہ : "اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔"

- " عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام، قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالصَّوْمِ، وَالْوَلَايَةِ"[9] یعنی: "علی بن ابراہیم بن ہاشم اپنے والد کی سند سے، حماد بن عیسیٰ کی سند سے،

حارث کی سند سے، زرارہ کی سند سے: ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نماز، زکوۃ، حج، روزہ اور ولایت پر۔"

2. أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (2:184) ترجمہ: "گنے ہوئے چند دنوں میں، پھر تم میں سے جو بیمار ہو، یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنا ہے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے، پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور یہ کہ تم روزہ رکھو تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔"

- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ: «الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالَّذِي يَأْخُذُهُ الْعُطَاشُ.» وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً) قَالَ: «مِنْ مَرَضٍ، أَوْ عُطَاشٍ». [10] یعنی: محمد بن یحییٰ، محمد بن الحسین کی سند سے، صفوان بن یحییٰ کی سند سے، علاء بن رزین کی سند سے، اس کی سند پر: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کا فرمان ہے: (اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔) ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پس جو شخص کفارہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خواہ وہ بیماری یا پیاس سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔"
- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ: «الَّذِينَ كَانُوا يُطِيقُونَ الصَّوْمَ، فَأَصَابَهُمْ كِبَرٌ أَوْ عُطَاشٌ أَوْ شِبْهُ ذلِكَ، فَعَلَيْهِمْ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ.» [11] یعنی: احمد بن محمد، ابن فضل کی سند سے، ابن بکیر کی سند سے، ہمارے بعض اصحاب کی سند سے: ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ نے اس آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کے متعلق فرمایا: جو مشقت کی وجہ سے روزہ رکھ پاتے ہوں وہ بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں یا جو زیادہ بوڑھے ہو گئے ہوں یا پیاس کی وجہ سے بیمار ہوں تو ہر روز ایک مد کسی مسکین کو دیں۔
- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ: مَا حَدُّ الْمَرَضِ الَّذِي يُفْطِرُ فِيهِ صَاحِبُهُ، وَالْمَرَضِ الَّذِي يَدَعُ صَاحِبُهُ

الصَّلَاةَ قَائِماً؟ قَالَ:(بَلِ الْإِنْسانُ عَلى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ) وَقَالَ: «ذَاكَ إِلَيْهِ، هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ.»[12]
علی بن ابراہیم، اپنے والد کی سند سے، ابن ابی عمیر کی سند سے، عمر بن عدینہ کی سند سے، جنہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھااور ان سے پوچھا: اس بیماری کی حد کیا ہے جس سے انسان کو روزہ نہیں چاہیے اور اس بیماری کی کیا حد ہے جس کی وجہ سے نماز ترک کی جائے؟ آپ نے فرمایا: (درحقیقت انسان اپنے آپ پر بصیرت رکھتا ہے) اور فرمایا: یہ تو اسی کو اندازہ کرنا ہے کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

3. فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ (2:185) ترجمہ: "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ وہ مہینے بھر روزے رکھے۔"

- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ:قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)؟ قَالَ: «مَا أَبْيَنَهَا، مَنْ شَهِدَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ سَافَرَ فَلَا يَصُمْهُ.»[13] یعنی: "ہمارے متعدد اصحاب سہل بن زیاد کی سند سے، حسن بن محبوب کی سند سے، عبدالعزیز العابدی کی سند سے، ابی کی سند سے: میں نے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ وہ مہینے بھر روزے رکھے۔"؟ آپ نے فرمایا: میں واضح نہیں کرتا، جو اس مہینے کو پائے وہ روزہ رکھے اور جو سفر کرے وہ روزہ نہ رکھے۔

4. وَكُلُوا وَاشۡرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡأَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡأَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيۡلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنۡتُمۡ عَاكِفُونَ فِي الۡمَسَاجِدِ تِلۡكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقۡرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ (2:187) ترجمہ: "اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور ان سے مباشرت مت کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، سو ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ بچ جائیں۔"

- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ:سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ قَامَا، فَنَظَرَا إِلَى الْفَجْرِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هُوَ ذَا ، وَقَالَ الْآخَرُ: مَا أَرى

شَيْئاً؟ قَالَ: «فَلْيَأْكُلِ الَّذِي لَمْ يَسْتَبِنْ لَهُ الْفَجْرُ، وَقَدْ حَرُمَ عَلَى الَّذِي زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْفَجْرَ؛ إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَقُولُ:(كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) [14]

محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد کی سند سے، عثمان بن عیسیٰ کی سند سے، سماع بن مہران کی سند سے، جنہوں نے کہا: میں نے اس سے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا جنہوں نے اٹھ کر فجر کی طرف دیکھا تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ ہے اور دوسرے نے کچھ اور کہا؟آپ نے فرمایا: "جس نے صبح نہ دیکھی وہ کھائے، اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے فجر دیکھی ہے، اسے حرام کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (2:187) ترجمہ: "اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے۔"

- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ (الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ)؟ فَقَالَ: «بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ». قَالَ:« وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ - وَكَانَ أَعْمى - يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، وَيُؤَذِّنُ بِلَالٌ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِذَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ بِلَالٍ، فَدَعُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ، فَقَدْ أَصْبَحْتُمْ.» [15] علی بن ابراہیم، اپنے والد کی طرف سے؛ اور محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد تمام کی سند سے، ابن ابی عمیر کی سند سے، حماد کی سند سے، الحلبی کی سند سے: میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا (الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ)؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی رات کی تاریکی ہے۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو آذان کی اجازت دی تھی، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھے، وہ رات کو اذان دیتے تھے۔ اور حضرت بلال صبح کے وقت آذان دیتے تھے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دے تو کھانا پینا چھوڑ دو۔

5. إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (9:36) ترجمہ: "بے شک مہینوں کی گنتی، اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔"

- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام، قَالَ: «(إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّماواتِ وَالْأَرْضَ) فَغُرَّةُ الشُّهُورِ شَهْرُ اللّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ، وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَقَلْبُ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَنُزِّلَ الْقُرْآنُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَاسْتَقْبِلِ الشَّهْرَ بِالْقُرْآنِ.»[16] حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ماہ ہیں، اللہ کی کتاب میں آسمان وزمین کے پیدا ہونے کے دن سے، پس رمضان کا چاند اللہ کے مہینے کا چاند ہے، یہ رمضان کا ماہ وہ ہے جس میں شب قدر ہے اور اس کی پہلی رات میں قرآن مجید کی وجہ سے استقبال کرو۔

6. إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا (19:25) ترجمہ: "میں نے تو رحمان کے لیے روزے کی نذر مانی ہے۔"

- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام، قَالَ: «إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَحْدَهُ.» ثُمَّ قَالَ: «قَالَتْ مَرْيَمُ: (إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً) أَيْ صَوْماً صَمْتاً - وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرى: أَيْ صَمْتاً - فَإِذَا صُمْتُمْ فَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَلَا تَنَازَعُوا وَلَاتَحَاسَدُوا.»[17] ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں، پھر فرمایا، مریم علیہ السلام نے کہا: "میں نے تو رحمان کے لیے روزے کی نذر مانی ہے۔" یعنی خاموشی، مطلب یہ ہے کہ بد گوئی سے زبان کو روکا جائے۔ صمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کرو۔ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، جھگڑا نہ کرو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔

- قَالَ:«وَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله امْرَأَةً تَسُبُّ جَارِيَةً لَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله بِطَعَامٍ، فَقَالَ لَهَا: كُلِي، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ: كَيْفَ تَكُونِينَ صَائِمَةً وَقَدْ سَبَبْتِ جَارِيَتَكِ ؟! إِنَّ الصَّوْمَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.» قَالَ:وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام:«إِذَا صُمْتَ، فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ مِنَ الْحَرَامِ وَالْقَبِيحِ، وَ دَعِ الْمِرَاءَ وَأَذَى الْخَادِمِ، وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارُ الصِّيَامِ، وَلَاتَجْعَلْ يَوْمَ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ.»[18] "ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو روزہ کی حالت میں اپنی کنیز کو گالیاں دیتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور کھانا منگوا کر اسے کھانے کے لیے کہا، اس عورت نے کہا: کہ میں تو روزے کی حالت میں ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا روزہ کہاں ہے جب کہ تم اپنی لونڈی کو گالیاں دے رہی تھی، روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں ہے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو کان اور آنکھ کی حفاظت کرو، قبیح سے بچو، جھگڑا نہ کرو، نوکر کو تکلیف نہ دو، روزہ کا وقار قائم رکھو اور عام دنوں کی طرح روزہ کی حالت میں نہیں ہونا چاہیے۔"

- عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: «إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَحْدَهُ؛ إِنَّ مَرْيَمَ عليها السلام قَالَتْ: (إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمنِ صَوْماً) أَيْ صَمْتاً، فَاحْفَظُوا، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَلَاتَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَازَعُوا، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْإِيمَانَ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.»[19] علی بن بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں : روزہ صرف کھانے پینے سے روکنے کا نام نہیں ہے، حضرت مریم علیہ السلام نے کہا تھا: " میں نے تو رحمان کے لیے روزے کی نذر مانی ہے۔" یعنی روزہ کی حالت میں خاموشی اور اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنی نظروں کو نیچا رکھو، جھگڑا نہ کرو اور حسد نہ کرو کیوں کہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

7. شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللهِ (4:92) ترجمہ : "تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھنا ہے۔ یہ بطور توبہ اللہ کی طرف سے ہے۔"

- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا تَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ شَعْبَانَ وَشَهْرَ رَمَضَانَ؟ قَالَ: «هُمَا الشَّهْرَانِ اللَّذَانِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالى: (شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللهِ)». قُلْتُ: فَلَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «إِذَا أَفْطَرَ مِنَ اللَّيْلِ فَهُوَ فَصْلٌ، وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَاوِصَالَ فِي صِيَامٍ، يَعْنِي لَايَصُومُ الرَّجُلُ يَوْمَيْنِ مُتَوَالِيَيْنِ مِنْ غَيْرِ إِفْطَارٍ، وَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلْعَبْدِ أَنْ لَايَدَعَ السَّحُورَ.»[20] "میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو شعبان اور رمضان دونوں ماہ کے روزے رکھے ؟آپ نے فرمایا: ان دونوں ماہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : " تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھنا ہے۔ یہ بطور توبہ اللہ کی طرف سے ہے۔" میں نے سوال کیا کہ ان دونوں ماہ کے درمیان فاصلہ نہ دیں ؟ تو آپ نے فرمایا: جب روزہ افطار ہو گا تو یہی رات کا فاصلہ ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ میں اتصال نہیں، یعنی بغیر افطار دو روزے لگاتار نہ رکھے اور سحری کھانا ترک نہ کرے۔"

8. مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (6:160) ترجمہ : "جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔"

- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ سأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي الْحَضَرِ؟ فَقَالَ: « ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ: الْخَمِيسُ مِنْ جُمْعَةٍ، وَالْأَرْبِعَاءُ مِنْ جُمْعَةٍ، وَالْخَمِيسُ مِنْ جُمْعَةٍ أُخْرى». وَقَالَ: « قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: صِيَامُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَذْهَبْنَ بِبَلَابِلِ الصُّدُورِ، وَصِيَامُ ثَلَاثَةِ

أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ؛ إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَقُولُ: (مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها).»[21] حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضر کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا کہ تین دن ہر ماہ میں پہلے جمعہ سے پہلے جمعرات کو اور دوسرے جمعہ سے پہلے چہار شنبہ کو اور آخری جمعہ سے پہلے پہلی جمعرات کو؟ اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان کا نام صبر ہے اور ہر ماہ تین روزے رکھنا سینوں سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور یہ صیام الدہر کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔"

- عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه‌السلام عَنِ الصِّيَامِ فِي الشَّهْرِ: كَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: «ثَلَاثٌ فِي الشَّهْرِ، فِي كُلِّ عَشْرٍ يَوْمٌ؛ إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالى - يَقُولُ: (مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها)؛ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ.»[22] "میں نے امام رضا علیہ السلام سے مہینوں کے روزوں سے متعلق پوچھا کہ کتنے دن رکھے جائیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہر ماہ میں دس دن کے بعد ایک دن اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔" پس ہر ماہ تین دن کے روزے پورے مہینہ کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔"
- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام، قَالَ: «مَنْ نَوَى الصَّوْمَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلى أَخِيهِ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُفْطِرَ عِنْدَهُ، فَلْيُفْطِرْ، وَلْيُدْخِلْ عَلَيْهِ السُّرُورَ؛ فَإِنَّهُ يُحْتَسَبُ لَهُ بِذلِكَ الْيَوْمِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها).»[23] "حضرت ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ جو شخص روزہ کی نیت کرلے اور اپنے بھائی کے پاس جائے اور اس سے افطاری کے بارے میں کہے تو اسے منظور کرنا چاہیے تاکہ اس کے دل کو خوش کرے، اس صورت میں اسے دس روزوں کا ثواب ملے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔"

9. بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ (75:14) ترجمہ: "بلکہ انسان اپنے آپ کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

- عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام أَسْأَلُهُ: مَا حَدُّ الْمَرَضِ الَّذِي يُفْطِرُ فِيهِ صَاحِبُهُ، وَالْمَرَضِ الَّذِي يَدَعُ صَاحِبُهُ الصَّلَاةَ قَائِماً؟ قَالَ: (بَلِ الْإِنْسانُ عَلى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ) وَقَالَ: «ذَاكَ إِلَيْهِ، هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ.»[24] "میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو لکھا کہ اس مرض کی حد کتنی ہے جس میں روزہ اور نماز ترک کی رخصت ہے، تو آپ نے فرمایا: انسان اپنے نفس کی حالت کو خود دیکھنے والا ہے، یہ تو اسی کو اندازہ کرنا ہے کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز قائم کرسکتا ہے یا نہیں۔"

10. تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا (14:25) ترجمہ: "وہ اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے ہر وقت دیتا ہے۔"

- عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام: «أَنَّ عَلِيّاً - صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ - قَالَ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ زَمَاناً، قَالَ: الزَّمَانُ خَمْسَةُ أَشْهُرٍ، وَالْحِينُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ؛ لِأَنَّ اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- يَقُولُ: (تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها).»[25] ”امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ زمانہ تک روزہ رکھے گا تو کتنی مدت تک روزے رکھے گا؟آپ نے فرمایا: زمانہ سے مراد پانچ ماہ اور حین سے مراد چھ ماہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے ہر وقت دیتا ہے۔" یعنی کھجور کے پھل گرمیوں میں کھائے جاتے ہیں اور اس میں پھول آتا ہے، جاڑے میں اور پھول سے خرما بننے میں چھ ماہ گزر جاتے ہیں۔“
- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لِلّهِ عَلَيَّ أَنْ أَصُومَ حِيناً، وَذلِكَ فِي شُكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «قَدْ أُتِيَ عَلِيٌّ عليه السلام فِي مِثْلِ هذَا، فَقَالَ: صُمْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ؛ فَإِنَّ اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- يَقُولُ: (تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها)يَعْنِي سِتَّةَ أَشْهُرٍ.»[26] "حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے نذر مانی کہ میں ایک حین تک شکرانے کے روزے رکھوں گا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا ہی مسئلہ حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: چھ ماہ روزے رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اذنِ رب سے ہر چھ ماہ بعد اس کے پھل کھائے جاتے ہیں۔"

11. لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ (3:97) یعنی: "شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔"

- عَنْ حُمْرَانَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ)؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَهِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَلَمْ يُنْزَلِ الْقُرْآنُ إِلَّا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فِيها يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ).» قَالَ: «يُقَدَّرُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كُلُّ شَيْءٍ يَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلى مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ: خَيْرٍ وَشَرٍّ، وَطَاعَةٍ وَمَعْصِيَةٍ، وَمَوْلُودٍ وَأَجَلٍ، أَوْ رِزْقٍ، فَمَا قُدِّرَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ وَقُضِيَ، فَهُوَ الْمَحْتُومُ، وَلِلّهِ -عَزَّ وَجَلَّ- فِيهِ الْمَشِيئَةُ.»

قَالَ: قُلْتُ: (لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ): أَيُّ شَيْءٍ عُنِيَ بِذلِكَ؟ فَقَالَ: «الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا مِنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَنْوَاعِ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ فِي أَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَلَوْلَا مَا يُضَاعِفُ اللهُ -تَبَارَكَ وَتَعَالى- لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا بَلَغُوا، وَلكِنَّ اللهَ يُضَاعِفُ لَهُمُ الْحَسَنَاتِ.»[27] "امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں لیلہ القدر ہر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے۔ قرآن مجید لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوا ہے۔ اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوئی ہے اسی کے مثل اگلے سال میں مقرر کی جاتی ہے۔ ہر چیز

اسی سال میں متعین کی جاتی ہے وہ چاہیے خیر ہو یا شر، اطاعت یا معصیت، ولادت ہو یا موت یا رزق پس جو بھی اس سال کے لیے معین ہو جائے گا وہ امر حقیقی ہوگا اور مشیت الٰہی اس میں ناقد ہو گی۔ میں نے کہا: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عمل صالح نماز زکوۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے۔"

- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَنَاسٌ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ: الْأَرْزَاقُ تُقَسَّمُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: فَقَالَ: «لَا وَاللهِ، مَا ذَاكَ إِلَّا فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَإِحْدى وَعِشْرِينَ وَثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَإِنَّ فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ يَلْتَقِي الْجَمْعَانِ، وَفِي لَيْلَةِ إِحْدى وَعِشْرِينَ (يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ) وَفِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ يُمْضى مَا أَرَادَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ ذلِكَ، وَهِيَ (لَيْلَةُ الْقَدْرِ) الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ).»

قَالَ: قُلْتُ: مَا مَعْنى قَوْلِهِ: «يَلْتَقِي الْجَمْعَانِ»؟ قَالَ: يَجْمَعُ اللهُ فِيهَا مَا أَرَادَ مِنْ تَقْدِيمِهِ وَتَأْخِيرِهِ وَإِرَادَتِهِ وَقَضَائِهِ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا مَعْنى: يُمْضِيهِ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَفْرُقُهُ فِي لَيْلَةِ إِحْدى وَعِشْرِينَ، وَيَكُونُ لَهُ فِيهِ الْبَدَاءُ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَمْضَاهُ، فَيَكُونُ مِنَ الْمَحْتُومِ الَّذِي لَايَبْدُو لَهُ فِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالى.[28] "لوگوں نے کہا کہ رزق تو ماہ شعبان کے نصف میں تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ تو 19، 21، 23 رمضان کو تقسیم ہوتے ہیں۔ 19 کو دو چیزیں جمع ہوتی ہیں اور 21 کو ہر امر حکیم میں تفریق ہوتی ہے اور 23 رمضان کو ان امور کا اجرا ہوتا ہے جن کا ارادہ اللہ نے کہا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شعب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ میں نے پوچھا دو کے جمع ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا خدا جس کا ارادہ کرتا ہے وہ جمع کرتا ہے، میں نے کہا کہ تقدیم و تاخیر ارادہ قضا سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: انیسویں شب میں اندازہ ہوتا ہے۔ اکیسویں شب میں یقینی صورت ہوتی ہے اور تئیسویں شب میں اجراء ہوتا ہے۔ محو و اثبات جب 23 ویں شب آتی ہے تو ان امور کا حتمی طور پر اجراء ہوتا ہے جن کو اللہ نے ظاہر نہیں کیا تھا۔"

روزے کی فضیلت کے بارے میں روایات

1) روزہ ایک ڈھال ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ.[29] یعنی: "علی بن ابراہیم بن

ہاشم اپنے والد کی سند سے، حماد بن عیسیٰ کی سند سے، حارث کی سند سے، زرارہ کی سند سے: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ دوزخ سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔

امام کلینیؒ نے یہ حدیث الکافی کتاب الإیمان والکفر، باب دعائم الإسلام، ح1494 کے تحت بھی نقل کی ہے۔

2) جسم کی زکوۃ روزہ ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ آبَائِهِ علیهم السلام: «أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ، تَبَاعَدَ الشَّيْطَانُ مِنْكُمْ كَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: الصَّوْمُ يُسَوِّدُ وَجْهَهُ، وَالصَّدَقَةُ تَكْسِرُ ظَهْرَهُ، وَالْحُبُّ فِي اللهِ وَالْمُوَازَرَةُ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ يَقْطَعُ دَابِرَهُ، وَالِاسْتِغْفَارُ يَقْطَعُ وَتِينَهُ؛ وَلِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْأَبْدَانِ الصِّيَامُ.[30] یعنی: "علی بن ابراہیم اپنے والد کی سند سے، عبد اللہ بن المغیرہ کی سند سے، اسماعیل بن ابی زیاد کی سند سے: ابو عبداللہ کی روایت سے، ان کے آباء واجداد کی طرف سے، ان پر سلام ہو: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں، اگر تم ایسا کروگے تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جائے گا جیسے مشرق سے مغرب؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ اس کے چہرے کو سیاہ کرتا ہے، صدقہ کرنے سے اس کی کمر ٹوٹ جاتی ہے، رضائے الٰہی سے محبت اور عمل صالح سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسموں کی زکوۃ روزہ ہے۔"

"مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ: قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْأَجْسَادِ الصَّوْمُ."[31] یعنی: "محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد کی سند سے، علی بن الحکم کی سند پر، موسیٰ بن بکر کی سند سے: آپ نے فرمایا: ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسموں کی زکوۃ روزہ ہے۔"

3) روزہ دار جنت میں جائے گا

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ علیه السلام: «قَالَ أَبِي: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصُومُ يَوْماً تَطَوُّعاً يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ.[32] یعنی: "محمد بن اسماعیل، الفضل بن شاذان سے، ابن ابی عمیر سے، معاویہ بن عمار سے، اسماعیل کی سند سے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: ایک آدمی اپنی مرضی سے دن کا روزہ رکھتا، اس کی خواہش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ اسے

جنت میں داخل کرے گا۔"

4) روزہ کا اجر بے حساب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام، قَالَ: «إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالى - يَقُولُ: الصَّوْمُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي عَلَيْهِ.»[33] یعنی: "علی بن ابراہیم، اپنے والد کی سند سے، ابن ابی عمیر کی سند سے، السبری کے مالک سلمہ کی سند سے، ابی الصباح کی سند سے: ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

5) روزہ کی حالت میں تمام وقت عبادت ہے

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام، قَالَ: «قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى‌الله‌عليه‌وآله: الصَّائِمُ فِي عِبَادَةٍ وَإِنْ كَانَ عَلى فِرَاشِهِ مَا لَمْ يَغْتَبْ مُسْلِماً.»[34] یعنی: "احمد بن ادریس، محمد بن حسن کی سند پر، محمد بن علی کی سند پر، علی بن النعمان کی سند پر، عبداللہ بن طلحہ سے: ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار عبادت میں مشغول ہے، چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ ہو، جب تک کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔"

6) صبر سے مراد روزہ ہے

عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ) قَالَ: «الصَّبْرُ: الصِّيَامُ» وَقَالَ: «إِذَا نَزَلَتْ بِالرَّجُلِ النَّازِلَةُ وَالشَّدِيدَةُ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَقُولُ: (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ) يَعْنِي الصِّيَامَ.»[35] یعنی: "علی اپنے والد کے بارے میں، ابو عامر کے بیٹے کے بارے میں، سلیمان کے بارے میں، جس نے اس کا ذکر کیا: ابو عبداللہ کے بارے میں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اور صبر کا استعمال کرو)، آپ نے فرمایا: "صبر: روزہ" اور کہا: "اگر تم اس شخص کے ساتھ اترو جو نیچے آ رہا ہے اور سخت ہے تو اسے بہرا ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صبر کا استعمال کرو، یعنی مشکلات کے موقع پر روزہ رکھو۔"

7) روزہ دار کی نیند بھی عبادت ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام، قَالَ: «نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ، وَنَفَسُهُ تَسْبِيحٌ.»[36] یعنی: "ابو عبداللہ سے

مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور سانس لینا تسبیح ہے۔"

8) گناہوں کی معافی

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «مَنْ صَامَ لِلهِ -عَزَّ وَجَلَّ- يَوْماً فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَأَصَابَهُ ظَمَأٌ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ أَلْفَ مَلَكٍ يَمْسَحُونَ وَجْهَهُ وَيُبَشِّرُونَهُ حَتّى إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- لَهُ: مَا أَطْيَبَ رِيحَكَ وَرَوْحَكَ! مَلَائِكَتِي، اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ.» [37] یعنی: ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھتا ہے وہ ایک دن گرمی میں پیاسا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے، جو اپنا چہرہ پونچھتے ہیں اور اس کے لئے بشارت ہے کہ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کتنی اچھی روح ہے! میرے فرشتے گواہی دیں کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «مَنْ صَامَ لِلهِ يَوْماً فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَأَصَابَهُ ظَمَأٌ، وَكَّلَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- بِهِ أَلْفَ مَلَكٍ يَمْسَحُونَ وَجْهَهُ وَيُبَشِّرُونَهُ حَتّى إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا أَطْيَبَ رِيحَكَ وَرَوْحَكَ! مَلَائِكَتِي، اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ.» [38] یعنی: ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھتا ہے وہ ایک دن گرمی میں پیاسا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے، جو اپنا چہرہ پونچھتے ہیں اور اس کے لئے بشارت ہے کہ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کتنی اچھی روح ہے! میرے فرشتے گواہی دیں کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔"

9) روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بہتر

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلامس، قَالَ: «أَوْحَى اللهُ- عَزَّ وَجَلَّ- إِلى مُوسى عليه السلام: مَا يَمْنَعُكَ مِنْ مُنَاجَاتِي؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، أُجِلُّكَ عَنِ الْمُنَاجَاةِ لِخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ، فَأَوْحَى اللهُ- عَزَّ وَجَلَّ- إِلَيْهِ: يَا مُوسى، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدِي مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.» [39] یعنی: ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ آپ کو مجھ سے بات کرنے سے کس چیز نے روکا؟ پس انہوں نے کہا: اے رب! میں روزے دار کے منہ سے نکلنے والی بو کی وجہ سے روکا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کی، ”اے موسیٰ! ”روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔"

10) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: «لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ، وَفَرْحَةٌ

عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ.»[40] یعنی: علی بن ابراہیم اپنے والد کی سند سے، ابن ابی عمیر کی سند سے، السبری کے مالک سلمہ کی سند سے، ابو الصباح کی سند سے: ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہو گا۔"

*****

References

1. Al- Kulayni, Abu Jafar, Muhammad bin Yaqoub, *Al-Kaf,* Vol. 1, (Iran, Dar ul Hadith, 1429AH) 33.

ابو جعفر، محمد بن یعقوب، الکلینی، *الکافی*، ج1، (ایران، دارالحدیث، 1429ھ)، 33-

2. See: Naqvi, Dr Mohsin, *Maktab Ahlebait main Uloom ul Hadith ka Irtaka*, 54; 65.

دیکھیں: نقوی، ڈاکٹر محسن، *مکتب اہل بیت میں علوم الحدیث کا ارتقاء*، (کراچی، مکتبہ عماد الاسلام، 2009ء)، 54، 65-

3. Ibid.

ایضاً۔

4. Al- Kulayni, Abu Jafar, Muhammad bin Yaqoub, *Al-Kafi* , Vol. 1, 75.

الکلینی، ابو جعفر، محمد بن یعقوب، *الکافی*، ج1، 75-

5. Abu Abbas, Ahmed Bin Ali, Najashi, *Rijal ul Najashi* (Iran, Alnashar ul Islami, 1418 AH), 377.

ابو عباس، احمد بن علی، نجاشی، *رجال للنجاشی* (ایران، النشر الاسلامی، 1418ھ)، 377-

6. Abu Jafar, Muhammad bin Yaqoub, Al- Kulayni, *Al-Kafi*, Vol.1 (Tehran, Maktabat-Alsadooq, 1381 AD), 24.

ابو جعفر، محمد بن یعقوب، الکلینی، *الکافی*، ج1 (تہران، مکتبہ الصدوق، 1381ھ)، 24-

7. Majd al-Din, Muhammad ibn Yaqoub, Firouzabadi, *Al-Qamos al-Muheet* (Cairo, Dar Al-Hadith, 2008), 958.

مجد الدین، محمد بن یعقوب، فیروز آبادی، *القاموس المحیط* (قاہرہ، دارالحدیث، 2008ء)، 958-

8. Ibn Hajar, Ahmed bin Ali, Asqalani, *Fath al-Bari*, Vol. 4 (Riyadh, Maktaba Almalik Fahd, 1421 AH), 123.

ابن حجر،احمد بن علی، عسقلانی، *فتح الباری*، ج4 (الریاض، مکتبہ الملک فہد، 1421ھ)، 123-

9. Al- Kulayni, *Al-Kafi,* Kitab al-Siam, Chapter 1, Vol. 7, 396, Hadith 6252.

الکلینی،الکافی، کتاب الصیام، باب 1، ج7، ص396، حدیث نمبر 6252۔

10. Al- Kulayni, *Al-Kafi*, Kitab al-Siyam, Chapter 37, 557, Hadith 6447.

الکلینی ،الکافی ،کتاب الصیام، باب 37، 557،حدیث 6447۔

11. Ibid, 559, Hadith 6451.

ایضاً، 559، حدیث 6451۔

12. Ibid, Chapter. 39, Vol. 7, 562, Hadith 6456.

ایضاً، باب 39، ج7، 562، حدیث 6456۔

13. Al-Kulayni, *Al-Kafi*, Kitab al-Siyam, Chapter 48, Vol. 7, 586, Hadith 6496.

الکلینی، الکافی ،کتاب الصیام، باب 48، ج7، 586، حدیث 6496۔

14. Ibid, Chapter 17, 507, Hadith 6367.

ایضاً، باب 17، 507، حدیث 6367۔

15. Ibid, Chapter 18, 509, Hadith 6370.

ایضاً، باب 18، 509، حدیث 6370۔

16. Ibid, Chapter 2, 401, Hadith 6269.

ایضاً، باب 2، 401،حدیث 6269۔

17.Ibid, Chapter 11, 472, Hadith 6322.

ایضاً، باب 11، 472، حدیث 6322۔

18. Ibid, 473, Hadith 6323.

ایضاً، 473، حدیث 6323۔

19. Ibid, 476, Hadith 6328.

ایضاً، 476، حدیث 6328۔

20. Ibid, Chapter 13, 489, Hadith 6342.

ایضاً، باب 13، 489، حدیث 6342۔

21. IbidVol.7, 490, Hadith 6343.

ایضاً، 490، ج7، حدیث 6343۔

22.Ibid, 491, Hadith 6344.

ایضاً، 491، حدیث6344۔

23. Ibid, Chapter 64, 653, Hadith 6593.

ایضاً، باب64، 653، حدیث6593-

24. Ibid, Chapter 39, 562, Hadith 6456.

ایضاً، باب 39، 562، حدیث6456۔

25.Ibid, Chapter 58, 627, Hadith 6562.

ایضاً، باب 58، 627، حدیث6562۔

26. Ibid, Hadith 6563.

ایضاً، حدیث6563۔

27. Ibid, Chapter 69, 676, Hadith 6624.

ایضاً، باب 69، 676، حدیث6624۔

28. Ibid, 680, Hadith 6626.

ایضاً، 680، حدیث6626۔

29. Ibid.

ایضاً۔

30. Ibid, 397, Hadith 6253.

ایضاً، ص 397، حدیث6253۔

31. Ibid 400, Hadith 6255.

ایضاً، ص 400، حدیث6255-

32. Ibid, 401, Hadith 6256.

ایضاً، 401، حدیث6256۔

33. Ibid, Hadith 6257.

ایضاً، حدیث6257۔

34. Ibid, 404, Hadith 6260.

ایضاً، 404، حدیث6260۔

35. Ibid, 403, Hadith 6258.

ایضاً، 403، حدیث6258۔

36. Ibid, 405, Hadith 6263.

ایضاً، 405، حدیث6263۔

37. Ibid, 403, Hadith 6259.

ایضاً، 403، حدیث6259۔

38. Ibid, 409, Hadith 6268.

ایضاً، 409، حدیث6268۔

39. Ibid, 406, Hadith 6264.

ایضاً، 406،حدیث6264۔

40. Ibid, 408, Hadith 6266.

ایضاً، 408، حدیث6266۔